Prof.(Dr). S. K. Jabeen

Head of Dept ,Urdu

Rohtas Mahila College, Sasaram

Topic: Zauq-O-Shauq

--Allama Iqbal

[B. A., Part-I]

Scanned with CamScanner

R.M.C.
Prof. S.K. Jabeen
Deptt. Urdu
B.A. I. Poetry.

اقبال کی نظم ذوق و شوق

نظم ذوق و شوق اقبال کے شعور عشق کی آئینہ دار ہے۔ نظم کا موضوع حسن ازل کی تلاش کا ذوق و شوق ہے۔ اقبال نے عشق کو ایسی روحانی مسرت اور زندگی میں حرکت و عمل کا جذبہ پیدا کرنے میں مددگار و معاون ثابت ہوتا ہے۔

اس نظم کا مرکزی خیال بھی ایسا ہی ہے کہ اس دنیا کی تعمیر و ترقی کے لیے جذبۂ عشق بہت ضروری ہے۔ یہ اشارہ عشق کی طرف ہے جب عشق الٰہی کہتے ہیں جس سے وصال کا شعور اس مادی دنیا میں ناممکن نظر آتا ہے۔ اس لیے عاشق عمر بھر ایک نوع کی بے قراری، لذت طلب اور ذوق و شوق سے سرشار رہتا ہے اور اس بے تابی کی وجہ سے سرگرم عمل رہتا ہے۔ یعنی بارگاہ الٰہی کی راہ میں اس کا سفر جاری رہتا ہے اور اس سفر میں اس کا رہنما عشق ہوتا ہے۔ یہ وہ جذبہ ہے جس کے بغیر احکام شریعت بھی محض رسم و رواج بن کر رہ جاتے ہیں۔ دراصل یہ وہ قوت اور طاقت ہے جس کے سامنے عقل کا کوئی زور نہیں چلتا۔

اس نظم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظم ایک خوبصورت تمہید کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ صبح کے وقت کا وہ منظر ہے۔ جو طلب و نظر کے لیے زندگی کا سامان فراہم کر دیا ہے۔ آفتاب سے نور کی ندیاں رواں ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ بارش کے بعد سرخ اور نیلی بدلیاں ~~بدلیاں~~ لیاں۔ مدینہ منورہ کے قریب و جوار کی پہاڑیوں میں منڈلا رہی ہیں۔ فضا کی خوشگواری کی یہ عالم ہے کہ لگتا ہے کہ کسی نے پہاڑ کو سرخ اور نیلی چادریں پہنا دی ہیں۔ گرد سے پاک ہے۔ اور وہاں کے ریگزاروں کی ریت مخمل سے زیادہ ملائم ہے۔

Scanned with CamScanner

ان حسین مناظر میں اقبال ایک بار حسن ازل کو دیکھتا ہے اور یہ منظر اسے بے چین اور سرگرم رکھتی ہے۔ حسن ازل کے عشق میں وہ عمر بھر محو سفر رہتے اور اور انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ جذبہ کشتوں کو سرگرم عمل رکھے ہوئے ہے۔ دنیا کی ساری چہل پہل اسی کے دم سے اور ازل سے اب تک رنگ و بو کے بیکراں قافلے اسی جذبے سے سرشار تلاش حق میں نکل چکے ہیں۔ بہر حال اقبال ایک بار پھر حسن ازل کے جلوہ نما رہنے کا خواہش مند ہے۔ تاکہ دنیا کی ظلمت میں کمی واقع ہو سکے

نظم "ذوق و شوق" میں علامہ اقبال کے فلسفیانہ تصورات و نظریات پوری طرح منفرد پیکر ڈھلے ہوئے ہیں۔ اس نظم تشبیہات و استعارات کی خوبصورتی جو نمایاں ہیں۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اور اقبال کے خوبصورت بیانات معانی کی ایک دنیا اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جسے پڑھنے کے بعد قاری معانی کے اس سمندر میں پہنچ جاتا ہے۔ جہاں وسعت و گہرائی ہے۔

آگ بجھی ہوئی ادھر ٹوٹی ہوئی طناب ادھر
کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں

اس نظم کے دوسرے بند میں بھی کئی خوبصورت تلمیحات پیش کی گئی ہیں۔ مثلاً، غزنوی، اہل حرم کے سومنات، گیسوئے دجلہ و فرات، یہ سارے الفاظ اپنے مخصوص پس منظر کے ساتھ ابھرتے ہیں رنگین فنی لحاظ سے اس کا سب سے اچھا رنگ پیش اس شعر میں نظر آتا ہے۔